



سوال

(257) عورت کاپنے شوہر کے لئے حرام ہونا یا اسے اپنے کسی محرم سے تشبیہ دینا۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب کوئی عورت اپنے شوہر سے یہ کہے کہ اگر تو نے یہ کام کیا تو، تو مجھ پر اسی طرح حرام ہوگا جس طرح میرا باپ مجھ پر حرام ہے یا عورت اپنے شوہر پر لعنت بھیجے یا مرد عورت سے یا عورت مرد سے اللہ کی پناہ چاہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عورت کاپنے آپ کو اپنے شوہر کے لئے حرام قرار دینا یا اسے اپنے کسی محرم کے ساتھ تشبیہ دینا قسم کے حکم میں ہے اور اس کا حکم ظہار کا نہیں ہے کیونکہ ظہار تو زردوں کی طرف سے اپنی عورتوں کے لئے ہوتا ہے جیسا کہ قرآن کریم کی نص سے ثابت ہے۔

اس صورت میں عورت کے لئے قسم کا کفارہ ہوگا اور وہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو نصف صاع فی مسکین کے حساب سے وہ کھانا کھلادیا جائے جو شہر میں معروف خوراک ہو۔ نصف صاع موجودہ پیمانے کے حساب سے تقریباً ڈیڑھ کلو کے برابر ہے، اگر اس حساب سے دن یارات کا کھانا کھلادے یا ان کو ایسے کپڑے پسند دے جن میں نماز جائز ہو تو یہ کافی ہوگا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ إِذَا جِئْتُمْ بِهَا عَقْدًا ۚ وَأَنْتُمْ حُرٌّ مَّا بَيْنَ يَدَيْكُمْ وَالْإِيمَانُ فَكْفَارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا نَطَعْتُمْ أَوْ لِكِسْفِ نَجْمٍ أَوْ تَحْرِيرِ رَقَبَةٍ ۚ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَلِكَ كَفَارَةُ أَيِّمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ (المائدہ ۸۹/۵)

”اللہ تعالیٰ تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا لیکن پختہ قسموں پر (جن کا خلاف کرو گے) مواخذہ کرے گا تو اس کا کفارہ دس مٹھائوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھا لو (اور اسے توڑ دو) اور (تم کو) چاہئے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔“

عورت اگر کسی ایسی چیز کو حرام قرار دے لے جسے اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے اسے اور اس کا حکم قسم کا ہوگا، اسی طرح مرد اگر کسی حلال چیز کو حرام قرار دے لے تو اس کا حکم بھی قسم کا ہوگا سوائے اس کے کہ وہ اپنی بیوی کو حرام قرار دے لے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۚ تَبَتَّحِي مَرْضَاتِ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۚ ۱ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحْلِيلَ أَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللَّهُ مَوْلَاكُم ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ نَجِيمٌ (التحریم ۱/۶۶-۲)



”اے نبی! جو چیز اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے تم اسے حرام کیوں کرتے ہو؟ (کیا اس سے) اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اللہ نے تم لوگوں کے لئے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا کارساز ہے اور وہ دانا (اور) حکمت والا ہے۔“

اگر مرد اپنی بیوی کو حرام قرار دے لے تو اس کا حکم ظہار کا ہے، اہل علم کا صحیح قول یہی ہے کہ جب تحریم ہو یا ایسی شرط کے ساتھ معلق ہو جس سے ترغیب یا ممانعت یا تصدیق یا تکذیب مقصود نہ ہو مثلاً یہ کہنا کہ ”تو مجھ پر حرام ہے“ یا ”میری بیوی مجھ پر حرام ہے۔“ یا ”جب رمضان شروع ہوگا تو میری بیوی مجھ پر حرام ہوگی۔“ وغیرہ تو اس کا حکم اسی طرح ہے جیسے اس قول کا حکم ہے کہ ”تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہے۔“ چنانچہ اس، سند میں علماء کا صحیح قول یہی ہے جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے۔ یہ کہنا، حرام، نامعقول اور جھوٹی بات ہے، اس بات کے کہنے والے کو اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرنی چاہئے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِّسَابِهِمْ وَإِنَّمَا تَحْتَمُّ إِلَّا اللَّائِي وَلَدَتْهُمْ وَإِنَّهُم لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوفٌ غَفُورٌ (المجادلہ ۲/۵۸)

”جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ ان کی ماںیں نہیں ہو جاتیں ان کی ماںیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے، بے شک وہ نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور اللہ بڑا معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے۔“ پھر فرمایا:

وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِّسَابِهِمْ ثُمَّ يُنُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَا ذَلِكُمْ يُوعَظُونَ بِهِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مِن تَمَّاسَا بَعَيْنِ مِّن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَا فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِينَ مِسْكِينًا (المجادلہ ۳/۵۸-۴)

”اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں پھر اپنے قول سے رجوع کر لیں تو (ان کو) ہم بستر ہونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا (ضروری) ہے (اے ایمان والو!) اس (حکم) سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے، جس کو غلام نہ ملے وہ مجامعت سے پہلے متواتر دو مہینے کے روزے رکھے پس جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کا ذمہ ساٹھ مسکینوں (میتھانوں) کو کھانا کھلانا ہے۔“

اگر غلام آزاد کرنا اور روزے رکھنا ممکن نہ ہو تو پھر واجب یہ ہے کہ اپنے علاقے کی خوراک کے مطابق ساٹھ مسکین کو نصف صاع کے حساب سے کھانا کھلایا جائے۔

عورت کا اپنے خاوند پر لعنت کرنا یا اس سے پناہ مانگنا حرام ہے۔ عورت کو اس سے توبہ کرنی اور اپنے خاوند سے بھی معافی طلب کرنی چاہئے، اس سے اس کا شوہر اس پر حرام نہیں ہوگا، اس کلام کا کوئی کفارہ بھی نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی خاوند اپنی بیوی پر لعنت بھیجے یا اس سے پناہ چاہے تو اس سے وہ اس پر حرام نہیں ہوگی ہاں البتہ اسے اس بات سے توبہ کرنی اور بیوی پر لعنت کرنے کی وجہ سے اس سے معاف کروالینا چاہئے کیونکہ کسی مسلمان مرد یا عورت پر لعنت کرنا جائز نہیں خواہ وہ اس کی بیوی ہو یا کوئی اور۔ لعنت کبیرہ گناہ ہے، اسی طرح عورت کے لئے اپنے خاوند یا کسی اور مسلمان پر لعنت کرنا جائز نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔“ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”لعنت کرنے والے قیامت کے دن گواہی دینے والے اور شفاعت کرنے والے نہ بن سکیں گے۔“ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ”مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔“ ہم اللہ تعالیٰ سے ہر اس چیز سے عافیت و سلامتی کی دعا کرتے ہیں جو اسے ناراض کرنے والی ہو!



محدث فتویٰ